سوموار | 26-اگست 1996ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد 46-81 نمبر 193 | سوموار 10 ربیع الثانی۔ 1417ھ 26 ظہور 1375ہش 26 اگست 1996ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا ایک پیارا خزانہ ہے اس کی قدر کرو

خدا ایک پیارا خزانہ ہے اس کی قدر کرو کہ وہ تمہارے ہر ایک قدم میں تمہارا مددگار ہے۔ تم بغیر اس کے کچھ بھی نہیں اور نہ تمہارے اسباب اور تدبیریں کچھ چیز ہیں۔ غیر قوموں کی تقلید نہ کرو کہ وہ بکلی اسباب پر گر گئی ہیں (-) میں تمہیں حد اعتدال تک رعایت اسباب سے منع نہیں کرتا بلکہ اس سے منع کرتا ہوں کہ غیر قوموں کی طرح نرے اسباب کے بندے ہو جاؤ اور اس خدا کو فراموش کر دو جو اسباب کو بھی وہی مہیا کرتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

مجرم وہ ہے جو اپنی زندگی میں خدا تعالیٰ سے اپنا تعلق کاٹ لیوے
(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

یاد رکھو کہ صرف زبانی باتوں سے کچھ نہیں ہوتا۔ جب تک عملی حالت درست نہ ہو۔ جو شخص حقیقی طور پر خدا کو ہی اپنا رب اور مالک یوم الدین سمجھتا ہے ممکن ہی نہیں کہ وہ چوری' بدکاری قماربازی یا دیگر افعال شنیعہ کا مرتکب ہو سکے۔ کیونکہ وہ جانتا ہے کہ یہ سب چیزیں ہلاک کر دینے والی ہیں اور ان پر عملدرآمد کرنا خدا تعالیٰ کے حکم کی صریح نافرمانی ہے۔ غرض انسان جب تک عملی طور پر ثابت نہ کر دیوے کہ وہ حقیقت میں خدا پر سچا اور پکا ایمان رکھتا ہے تب تک وہ فیوض اور برکات حاصل نہیں ہو سکتے جو مقربوں کو ملا کرتے ہیں۔ وہ فیوض جو مقربان الہٰی اور اہل اللہ پر ہوتے ہیں وہ صرف اسی واسطے ہوتے ہیں کہ ان کی ایمانی اور عملی حالتیں نہایت اعلیٰ درجہ کی ہوتی ہیں اور انہوں نے خدا تعالیٰ کو ہر ایک چیز پر مقدم کیا ہوا ہوتا ہے۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 383)

جلسہ سالانہ 1990ء یو۔کے' کے موقع پر عالمی مجلس شوریٰ کا ایک منظر۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ حضرت السید حلمی الشافعی ہیں۔

جلسہ سالانہ 1990ء یو۔کے' کے موقع پر مکرم مولانا عطاء المجیب صاحب راشد مربی انچارج برطانیہ کے گھر میں ایک دعوت کا منظر۔ محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کے علاوہ محترم سید عبد الحی صاحب' محترم چوہدری انور حسین صاحب اور محترم بشیر احمد خان صاحب رفیق نمایاں ہیں۔

خدا تعالیٰ کا ذکر سب سے بڑی اور مؤثر نیکی ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

ہمیں یہ بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ذکر ہی سے دل اطمینان پکڑتے ہیں۔ (کلام الہٰی) میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔ (-) خدا تعالیٰ ہدایت کی راہیں ان لوگوں پر کھولتا ہے جو اس کی طرف جھکتے ہیں اور اس سے تعلق قائم کرتے ہیں۔ (-) جو لوگ دل سے ایمان لاتے ہیں اور زبان سے اس کا اقرار کرتے ہیں اور ایمان کے مطابق عمل کر رہے ہوتے ہیں (-) اور ان کی ساری کی ساری زندگی ثابت کرتی ہے کہ انکے دل خدا تعالیٰ کے ذکر سے مطمئن ہیں۔ (-) اور حقیقت یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ذکر ہی سے انسانی قلوب اطمینان اور تسکین خوشی اور مسرت کی کیفیت محسوس کرتے ہیں۔

دنیا میں بہت سے ایسے ممالک ہیں اور لوگوں کے ایسے گروہ ہیں جو دنیوی لحاظ سے بہت ترقی یافتہ سمجھے جاتے ہیں لیکن جب ہم ان کی زندگیوں پر غور کرتے ہیں تو ان کی انفرادی اور اجتماعی زندگی میں ہمیں اطمینان کا فقدان نظر آتا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ انہیں دنیا سے بہت کچھ ملا لیکن ان کو اطمینان قلب حاصل نہیں ہوا اور وہ اس کی تلاش میں ہیں۔ اگر انسان سوچے تو یہی بات سمجھ آتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی یاد ہی انسان کو مطمئن کر سکتی ہے اور اس کے دل میں اطمینان پیدا کر سکتی ہے۔ انسان کو اللہ تعالیٰ کے ذکر ہی سے تسکین قلب حاصل ہو سکتی ہے۔ باقی صفحہ 2 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

26- ظہور 1375 ہش 26 - اگست 1996ء

مشعل راہ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

(1) "یاد رکھو کہ صرف زبانی باتوں سے کچھ نہیں ہوتا جب تک عملی حالت درست نہ ہو۔ جو شخص حقیقی طور پر خدا کو اپنا رب اور مالک یوم الدین سمجھتا ہے ممکن ہی نہیں کہ وہ چوری' بدکاری' قمار بازی' یا دیگر افعال شنیعہ کا مرتکب ہو سکے۔ کیونکہ وہ جانتا ہے کہ یہ سب چیزیں ہلاک کر دینے والی ہیں۔ اور ان پر عمل در آمد کرنا خدا تعالیٰ کے حکم کی صریح نافرمانی ہے۔ غرض انسان جب تک عملی طور پر ثابت نہ کر دیوے کہ وہ حقیقت میں خدا پر سچا اور پکا ایمان رکھتا ہے تب تک وہ فیوض اور برکات حاصل نہیں کر سکتے جو مقربوں کو ملا کرتے ہیں وہ فیوض جو مقربان الٰہی اور اہل اللہ پر ہوتے ہیں وہ صرف اسی واسطے ہوتے ہیں کہ ان کی ایمانی اور عملی حالتیں نہایت اعلیٰ درجہ کی ہوتی ہیں۔ اور انہوں نے خدا تعالیٰ کو ہر ایک چیز پر مقدم کیا ہوا ہوتا ہے۔

(2) "خدا کے غضب سے کوئی یہ نہ سمجھ لے کہ (اللہ کی پناہ) خدا اجڑ جاتا ہے۔ بلکہ اس کا یہ مطلب ہے کہ انسان بسبب اپنے گناہوں کے نہایت درجہ کے پاک اور قدوس خدا سے دور ہو جاتا ہے۔ یا مثال کے طور پر یوں سمجھ لو کہ ایک شخص کسی ایسے حجرہ میں بیٹھا ہوا ہو جس کے چار دروازے ہوں۔ اگر وہ ان دروازوں کو کھولے گا تو دھوپ اور آفتاب کی روشنی اندر آتی رہے گی۔ اور اگر وہ سب دروازے بند کر دے گا۔ تو اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ روشنی کا آنا بند ہو جائے گا۔ غرض یہ بات سچی ہے کہ جب انسان کوئی فعل کرتا ہے تو سنت اللہ اسی طرح سے ہے کہ اس فعل پر ایک فعل خدا تعالیٰ کی طرف سے سرزد ہوتا ہے۔ جیسے اس شخص نے بدقسمتی سے جب چاروں دروازے بند کر دئے تھے تو اس پر خدا تعالیٰ کا فعل یہ تھا کہ اس مکان میں اندھیرا ہی اندھیرا ہو گیا۔ غرض اس اندھیرا کرنے کا نام خدا کا غضب ہے۔

یہ مت سمجھو کہ خدا تعالیٰ کا غضب بھی اسی طرح کا ہوتا ہے کہ جس طرح سے انسان کا غضب ہوتا ہے۔ کیونکہ خدا خدا ہے اور انسان انسان ہے۔

3۔ "جو شخص سچے جوش اور پورے صدق اور اخلاص سے اللہ تعالیٰ کی طرف آتا ہے وہ کبھی ضائع نہیں ہوتا یہ یقینی اور سچی بات ہے کہ جو خدا کے ہوتے ہیں خدا ان کا ہوتا ہے اور ہر ایک میدان میں ان کی نصرت اور مدد کرتا ہے۔ بلکہ ان پر اپنے اس قدر انعام و اکرام نازل کرتا ہے کہ لوگ ان کے کپڑوں سے بھی برکتیں حاصل کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے یہ جو دعا سکھائی ہے تو یہ اس واسطے ہے کہ تا تم لوگوں کی آنکھ کھلے کہ جو کام تم کرتے ہو دیکھ لو کہ اس کا نتیجہ کیا ہوا ہے۔ اگر انسان ایک عمل کرتا ہے اور اس کا نتیجہ کچھ نہیں تو اس کو اپنے اعمال کی پڑتال کرنی چاہئے کہ وہ کیسا عمل ہے جس کا نتیجہ کچھ نہیں۔

4۔ "اب تم خود سوچ لو کہ کتنے لوگ ہیں جو دینداری سے زندگی بسر کر رہے ہیں اور دین کو دنیا پر مقدم کر رہے ہیں۔ تم خود کسی بڑے شہر مثلاً کلکتہ دہلی پشاور اور لاہور امرتسر وغیرہ کے چوک میں کھڑے ہو کر دیکھ لو۔ ہزاروں لاکھوں لوگ ادھر سے ادھر اور ادھر سے ادھر دوڑتے پھرتے ہیں مگر ان کی یہ سب دوڑ دھوپ محض دنیا کے لئے ہوتی ہے۔ آپ کو بہت تھوڑے ایسے ملیں گے جو دین کے کام میں ایسی سرگرمی سے مشغول ہوں۔ بہت سے لوگ ایسے ہوتے ہیں جو دنیا کی خاطر بڑے بڑے مصائب کا مقابلہ کرتے ہیں مگر دین میں نہایت بودے پائے جاتے ہیں۔ ایک ذرا سے ابتلاء پر جھوٹ جیسی نجاست کو کھانے سے بھی دریغ نہیں کرتے اور اپنی نفسانی خواہشوں کو پورا کرنے کے لئے کن کن حیلوں سے کام لیتے ہیں کہ گویا خدا ہی نہیں۔"

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم ان ارشادات کو پوری طرح سمجھ کر ان کے مطابق اپنی زندگی گزاریں۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

کبھی تو آؤ مرے ساتھ چل کے دیکھو تم
سکون و امن کے سانچوں میں ڈھل کے دیکھو تم
قدم قدم پہ گرو گے تو یہ سفر کیسا
کسی کا ہاتھ پکڑ کے سنبھل کے دیکھو تم

ابوالاقبال

○

یہ سرِّ کبیر ہے خدایا انسان حقیر ہے خدایا
اک ذات ہے تیری ذاتِ اکبر جو کچھ ہے صغیر ہے خدایا
انسان حقیر ہے خدایا

دیکھا تو یہ حال ہے جہاں میں پھیلا ہوا جال ہے جہاں میں
ہر چیز خیال ہے جہاں میں ہر شاہ فقیر ہے خدایا
انسان حقیر ہے خدایا

قدرت بھی نظامِ زندگی بھی اک سحر ہے قلبِ آدمی بھی
سوچا تو خوشی کی ہر گھڑی بھی لپٹا ہوا تیر ہے خدایا
انسان حقیر ہے خدایا

فطرت کا لہو ہے ہر ردا پر دھبے ہیں بشر کے دست و پا پر
افلاک کی نیلگوں فضا پر سرخی کی لکیر ہے خدایا
انسان حقیر ہے خدایا

گو عرش پہ بھی ہوں اس کے بازو اک قطرۂ خشک ہے لبِ جُو
اک بندہ جبر ہے مگر تو قادر ہے قدیر ہے خدایا
انسان حقیر ہے خدایا

عبدالسلام اختر

بقیہ صفحہ 1

ایک دوسری جگہ انسانی زندگی پر (عبادت) اور (عبادت) باجماعت کے اثرات بیان کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔(-) یہ جو خدا تعالیٰ کا ذکر ہے سب سے بڑی اور سب سے زیادہ موثر نیکی ہے۔ خدا تعالیٰ کا ذکر سب سے زیادہ قائل کرنے والی چیز ہے۔ خدا سے دوری کی لعنت سے بچانے والی چیز ہے۔

"ذکر" کے معنے ہیں ہر وقت اللہ تعالیٰ کو یاد کرنا۔ اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے کا مفہوم یہ ہے کہ ہم پر اللہ تعالیٰ کے جو انعامات نازل ہوتے ہیں ہم ان پر غور کریں۔ ہم اپنی بے کسی کو سامنے رکھیں اور اس کی نعمتوں پر توجہ دیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے ہم پر بڑا فضل کیا ہے۔ ہماری زندگی کی کوئی ایک بھی ساعت ایسی نہیں جس میں خدا تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت ہم پر نازل نہ ہو رہی ہو۔ ایک یا دو رحمتوں کا سوال نہیں بلکہ ہر آن اور ہر گھڑی اللہ تعالیٰ کی بے شمار رحمتیں ہم پر نازل ہو رہی ہیں۔

(از خطبہ 31۔ مارچ 1978ء)

لمحہ فکریہ

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی فرماتے ہیں۔

"جنہوں نے اپنی آمدنی کے مطابق چندے نہیں لکھوائے ان کو بھی میں توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اپنے چندے اپنی آمدنیوں کے مطابق کر لیں۔ نادہند وہ ہے جس نے ہمیشہ اپنی حیثیت سے کم وعدہ کیا جب انسان پوری قربانی نہیں کرتا تو خدا تعالیٰ کے فرشتے اس میں زور اور طاقت پیدا نہیں کرتے جو لوگ اپنی حیثیت سے زیادہ وعدے لکھاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کے فرشتے ان کی مدد کرتے ہیں۔"

(ایڈیشنل وکیل المال ثانی تحریک جدید)

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
بمقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

افکارِ عالیہ

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع فرماتے ہیں:-

امر واقعہ یہ ہے کہ ان بدلے ہوئے حالات نے بہت سی اصلاح خود کی ہے اور غیر معمولی روحانی تربیتی تبدیلیاں واقع ہوئی ہیں اور جب ان تبدیلیوں کی طرف نظر پھرتی ہے تو دل خوش بھی ہوتا ہے لیکن محض اچھی چیزوں پر نگاہ رکھنا اور خوشیوں کے تصور میں مگن رہنا یہ حکیمانہ بات نہیں۔ ذی شعور لوگ جہاں خوبیوں پر نظر رکھ کر' اچھی باتوں کو دیکھ کر اپنے حوصلے بڑھاتے ہیں وہاں کمزوریوں پر بھی نگاہ ڈالتے جاتے ہیں تاکہ مسلسل اصلاح کا سلسلہ بھی جاری رہے۔ اور کمزوریاں خوبیوں میں تبدیل ہوتی رہیں۔ پس جب بہت سی خوش کن اطلاعیں تبدیلیوں کی آتی ہیں تو ان کے نتیجہ میں میں کسی غلط فہمی میں مبتلا نہیں ہوتا۔ جب کہا جاتا ہے کہ بعض لوگ جنہوں نے پہلے کبھی (عبادت) نہیں پڑھی تھی وہ (عبادت گزار) بن گئے جب یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ بعض لوگ جن کو (عبادت) میں مزا نہیں آتا تھا ان کو مزا آنے لگ گیا' جب بتایا جاتا ہے کہ بعض لوگ جن کی (عبادتیں) ذکر الٰہی سے محض نام کی بھری ہوئی تھیں عملاً ذکر سے خالی تھیں مگر اب یہ کیفیت ہے کہ ذکر کے لطف ایسے آنے لگے ہیں کہ (عبادت) کے بعد بھی وہ ذکر چلتا رہتا ہے تو دل کو بہت مسرت ہوتی ہے' دل کو بہت اطمینان نصیب ہوتا ہے۔ مگر میں اس دھوکے میں مبتلا نہیں ہوتا کہ جماعت کی اکثریت میں یہ نمایاں تبدیلی واقع ہو چکی ہے۔ ہمارے اندر ابھی بڑے تربیت کے خلاء ہیں۔ جس سوسایٹی سے ہم نکل کر احمدی بن رہے ہیں ان کے ساتھ ہماری تربیت کا ایک گہرا تعلق ہے جو ٹوٹ نہیں سکتا۔ ان کے اندر اتنی کمزوریاں واقع ہو چکی ہیں کہ یہ ناممکن ہے کہ اس سوسائٹی سے نکل کر اچانک ایک ایسا عجیب انقلاب آجائے کہ "کلیتہً" ایک مختلف نوع کی بالکل پاکیزہ روحانی سوسائٹی وجود میں آجائے۔ دراصل معاشرے کا ماحول پر ایک گہرا اثر پڑتا ہے۔ اگر معاشرہ رشوت خور ہے۔ اگر معاشرہ بے درد ہو چکا ہے' اگر معاشرہ عبادت سے خالی ہو گیا ہے' اگر معاشرے میں خدا کا خوف نہیں رہا تو ہر روز ایسے لوگوں سے تعلق کے نتیجہ میں' ایسے لوگوں سے واسطہ پڑنے کے نتیجہ میں' تجارتوں کے نتیجہ میں' لین دین کے نتیجہ میں' ان محلوں میں رہنے کے نتیجہ میں' بعض بدیوں کو جو بظاہر حسن رکھتی ہیں ان کو دیکھنے کے نتیجہ میں وہ سوسائٹی جو تعداد کے لحاظ سے تھوڑی ہے وہ لازماً متاثر ہوتی چلی جاتی ہے۔ ایک تو اس لئے دوسرے کچھ اس لئے بھی کہ بہت سے احمدی بلکہ بھاری اکثریت احمدیوں کی اس وقت پاکستان میں ایسی ہے جن کے ماں باپ یا بعض صورتوں میں دادا اور بعض صورتوں میں پڑدادا احمدی ہوئے تھے اور چونکہ احمدیت میں داخل ہونے کے بعد جو ابتدائی دکھوں کا دور آتا ہے اس چکی میں سے وہ گزرے نہیں اور وہ تربیت حاصل نہیں کر سکے ... اس لئے وہ نسلاً احمدی رہ گئے اور معاشرے کی خرابیوں نے ان پر زیادہ گہرا اثر کیا۔ چنانچہ پاکستان میں بہت سے اضلاع ہیں جہاں بھاری تعداد میں جماعت موجود ہے مگر ان کی اولادوں میں ان کی جوان نسلوں میں بہت سی ایسی خامیاں رہ گئی ہیں جن کو نظرانداز نہیں کیا جا سکتا۔ پاکستان کے ایسے بعض اضلاع بھی میرے ذہن میں ہیں اور.... فتوحات کے بعض نئے علاقے بھی میرے ذہن میں ہیں مثلاً افریقہ کے ممالک جن میں بعض جگہوں پر بڑی تیزی کے ساتھ احمدیت پھیلی ہے بعض علاقوں میں قبائل کے قبائل احمدی ہوئے ہیں بعض جگہوں پر پورے دیہات کے دیہات احمدی ہوئے ہیں اور بعد ازاں ان کی تربیت کا پورا موقع نہیں مل سکا۔ دور کے بعض جزائر ہیں وہاں بھی یہی کیفیت ہو گی۔ چنانچہ پاکستان میں بھی اور پاکستان سے باہر بھی ایک تربیتی خلاء ہے اور عظیم غلبہ سے پہلے ان کمزوریوں کا دور ہونا ضروری ہے۔

اگر ان کمزوریوں کو دور کئے بغیر ہمیں فتح و نصرت عطا ہو جائے یعنی فتح و نصرت کا وہ تصور مل جائے جو عام لوگ رکھتے ہیں۔ تو پھر کمزوریاں تو اپنی جگہ قائم رہیں گی اور ان کے دور ہونے کی نوبت ہی نہ آئے گی۔ ایک فتح تو وہ ہے جو ہمیں مسلسل ملتی چلی جارہی ہے ایک نصرت تو وہ ہے جو ایک لمحہ کے لئے بھی ہمارا ساتھ نہیں چھوڑ رہی مگر میں اس وقت اس کی بات نہیں کر رہا' عرف عام میں جسے فتح و نصرت کہا جاتا ہے یعنی ایک جگہ عددی غلبہ اتنا نصیب ہو جائے کہ اس کے بعد امن سے بیٹھ جائیں' اس فتح و نصرت کے لئے یہ تیاریاں ضروری ہیں اور یہ دکھوں کا دور ان تیاریوں میں مدد کرنے کے لئے آیا ہے اور مدد کر رہا ہے۔ لیکن اس سے ابھی مزید استفادے کی ضرورت ہے اور اسے پھیلانے کی ضرورت ہے اور پھر اس میں گہرائی پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ تین سمتوں میں ابھی ہمیں اس کام کو آگے بڑھانا ہے اور سب سے اہم سب سے زیادہ بنیادی اور مرکزی چیز عبادت ہے۔ قیام عبادت میں ابھی وسعت کی ضرورت ہے اور بہت زیادہ ضرورت ہے اور مرتبہ (عبادت) کے لحاظ سے اس میں بلندی کی بھی ضرورت ہے اور نفس میں ڈوب کر مطالب میں جذب ہو کر (عبادت) پڑھنے کے لحاظ سے اس میں ابھی گہرائی کی بھی بہت ضرورت ہے اور اس لحاظ سے پختگی کی بھی ضرورت ہے کہ جو عادت ایک دفعہ پڑ جائے تو پھر وہ جائے نہ۔ اس مضمون سے جب ہم (عبادت) کی حالت پر نظر ڈالتے ہیں تو دنیا کی اکثر جماعتوں میں انصاف کی نظر سے دیکھتے ہوئے معلوم ہوتا ہے کہ ابھی بہت زیادہ کام اور محنت کی ضرورت ہے ... مجھے یقین تھا کہ ابتلا کے نتیجہ میں تو لازماً فتوحات آئیں گی اس لئے پہلے میں نے خطبات کا وہ سلسلہ شروع کیا جس کا تربیت سے تعلق ہے بعد میں جماعت کو متنبہ کرنا شروع کیا کہ کس قسم کے سنگین حالات آپ کو درپیش ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ فتح بہرحال یقینی ہے نصرت نے نہ کبھی ساتھ چھوڑا ہے نہ آئندہ کبھی چھوڑے گی اور ظفر بن کے بھی آئے گی اس میں کوئی شک نہیں لیکن تیاری کی مجھے فکر ہے اور جتنا میں سمجھتا ہوں کہ وقت قریب آتا جاتا ہے احمدیت ... کی فتوحات کا اتنا ہی میری یہ فکر بڑھتی جاتی ہے۔ اور باوجود اس کے کہ حالات توجہ کو مختلف سمتوں میں پھیرتے رہے ہیں میں اب سمجھتا ہوں کہ دوبارہ تربیتی امور پر خطبات دینے کی ضرورت ہے۔ تو (عبادت) تربیتی امور میں سب سے بڑی اہمیت رکھتی ہے۔

فتح و نصرت کے حصول کی تمنا رکھنے والوں کو کلام الٰہی نے براہ راست یہی جواب دیا ہے کہ (-) کہ تم جو امیدیں لگائے بیٹھے ہو کہ بہت عظیم الشان فتوحات نصیب ہوں گی اور ظاہری عددی غلبہ بھی عطا ہو گا تو پھر اس غلبہ کو حاصل کرنے کا طریق یہ ہے (-) کہ خالی دعائیں نہ کیا کرو محض ہاتھ اٹھا کے نہ مانگا کرو کیونکہ صبر اور (عبادت) کے بغیر دعائیں قبول نہیں ہوتیں اور ان کے بغیر خدا کی طرف سے اعانت نصیب نہیں ہو سکتی۔ صبر اور (عبادت) کو آپس میں باندھ دیا ہے۔ اس مضمون میں بہت سی وسعتیں ہیں۔ اور صبر کو (عبادت) سے بڑا گہرا تعلق ہے اور کئی رابطے ہیں جن کا کلام الٰہی کی مختلف آیتوں میں ذکر فرماتا ہے لیکن ایک مضمون اس میں یہ بھی ہے جس کا اس وقت اس خطبے سے تعلق ہے کہ صبر غموں کے ساتھ بھی تعلق رکھتا ہے اور جب غم ہوں (عبادت) کی طرف طبعاً توجہ پیدا ہو جاتی ہے۔ اس لئے صبر اور عبادت کہہ کر یہ فرمایا کہ تمہارے لئے یہ مشکل کام نہیں ہے' آج تمہارے لئے یہ نسبتاً آسان ہے۔ چنانچہ اس (تشریح) کو اس آیت کا دوسرا ٹکڑا خود کھول رہا ہے فرمایا کہ (عبادت کرنا عبادت) کی حفاظت کرنا عبادت کے تقاضے پورے کرنا اور استقلال کے ساتھ اس پر جم جانا بظاہر اتنا آسان کام نہیں ہے۔ تم (عبادت گزاروں) کو دیکھتے ہو کہ (-) ..... گھروں کو بھی (عبادت) سے آباد رکھتے ہیں لیکن اس کے باوجود (عبادت) ایک بہت ہی بوجھل کام ہے۔ کس لحاظ سے بوجھل ہے؟ اس کی (تشریح) بہت وسیع ہے۔ حضرت بانی سلسلہ (-) نے بھی اس پر متعدد جگہوں پر روشنی ڈالی ہے لیکن میں صرف یہاں اتنا پہلو بیان کرنا چاہتا ہوں کہ (عبادت) کے سارے تقاضے پورے کرنا آسان کام نہیں ہے۔ ظاہری صورت میں (عبادت) قائم بھی ہو جائے تو ایسی شکل ہوتی ہے جیسے برتن موجود ہو لیکن دودھ سے بھرا ہوا نہ ہو اسے بھرنا اور پھر اس کی حفاظت کرنا اور پھر اسے پھیلانا بہت بڑے کام ہیں (-) تو اکیلی (عبادت) کا کوئی تصور نہیں ہے (عبادت) کو دوسروں میں رائج کرنے کے ساتھ یہ مضمون بندھا ہوا ہے اقامت کا مطلب یہ نہیں ہے کہ تم (عبادت) کے لئے کھڑے ہو جاؤ بلکہ مراد یہ بھی ہے کہ دوسروں کو (عبادت) کے لئے کھڑا کرو۔ اسی لئے فرمایا بہت بھاری ہے (-) لیکن وہ لوگ جو خشوع سے کام لیتے ہیں جو خدا کی راہ میں بک جاتے ہیں' جو عاجز بن جاتے ہیں جن کے اندر درد پیدا ہوتا ہے ان کے لئے (عبادت) آسان ہو جاتی ہے۔ یہ غم یہ خشوع و خضوع خود (عبادت) کی حفاظت کرتا ہے اور اس کا وزن ہلکا کر دیتا ہے پھر وہ بوجھ محسوس نہیں ہوتی بلکہ اس میں پھر لذت پیدا ہو جاتی ہے۔ ہم نے ان حالات میں دیکھا کہ (یہ تشریح) عملی شکل میں آج کل جماعت کے اوپر گزر رہی ہے۔

(از خطبہ 8- نومبر 1985ء)

ایک اچھی بات

اپنا معاملہ صاف رکھو کہ خدا کا فضل تمہارے شامل حال ہو۔ جو کام کرو نفسانی غرض سے الگ ہو کر کرو۔ تا خدا تعالیٰ کے حضور اجر پاؤ۔

قبولیت دعا کے لئے خدا تعالیٰ کی صفات کا لحاظ رکھنا ضروری ہے

اگر خدا تعالیٰ کی صفات اور اسماء کا لحاظ نہ کیا جائے اور دعا کی جائے تو وہ کچھ بھی اثر نہیں رکھتی۔ صرف اس ایک راز کے معلوم نہ ہونے کی وجہ سے نہیں' بلکہ معلوم نہ کرنے کی وجہ سے دنیا ہلاک ہو رہی ہے۔ میں نے بہت لوگوں کو کہتے سنا ہے کہ ہم نے بہت دعائیں کیں اور ان کا نتیجہ کچھ نہیں ہوا۔ اور اس نتیجہ نے ان کو دہریہ بنا دیا۔ بات اصل میں یہ ہے کہ ہر امر کے لئے کچھ قواعد اور قوانین ہوتے ہیں۔ ایسا ہی دعا کے واسطے قواعد و قوانین مقرر ہیں۔ یہ لوگ جو کہتے ہیں کہ ہماری دعا قبول نہیں ہوئی۔ اس کا باعث یہی ہے کہ وہ ان قواعد اور مراتب کا لحاظ نہیں رکھتے جو قبولیت دعا کے واسطے ضروری ہیں۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ترتیب و ترجمہ- پروفیسر ڈاکٹر پرویز پروازی (سویڈن)

گول میز کانفرنس کے تین راوی

"لارڈ ٹمپل وڈ" (1) 1930ء کے موسم خزاں میں متحدہ ہندوستان کے آئینی مستقبل پر غور کرنے کے لئے لندن میں گول میز کانفرنس کا انعقاد عمل میں آیا- اس کانفرنس میں ہندوستان سے 89 مندوب شریک ہوئے- ان میں سے 57 برٹش انڈیا سے تھے' 16 ریاستوں کی جانب سے اور 16 نمائندے ہی ہندوستان کی برطانوی حکومت اور اپوزیشن کے تھے اس کانفرنس کا افتتاح شاہ جارج پنجم نے سینٹ جیمز پیلس میں کیا- اس کانفرنس کی روداد تاریخ کا حصہ ہے-

اس کانفرنس کے بارے میں دو رودادیں آئی تھیں چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب کی بیان کی ہوئی روداد اور ہزہائی نس سر سلطان محمد خاں آغا خاں سوئم کی لکھی ہوئی روداد- پچھلے دنوں اتفاق سے لارڈ ٹمپل وڈ کی کتاب نو متلاطم برس (Ninetrouble Years) نظر سے گزری- لارڈ ٹمپل وڈ "سر سیموئل ہور" کے نام سے برطانوی ہند کی سیاست میں معروف رہے ہیں اور سیکرٹری آف سٹیٹ فار انڈیا بھی رہے-

"لارڈ ٹمپل وڈ" لکھتے ہیں قدامت پسند مندوبین میں سے پیل' زٹیلینڈ آلیور سٹینلے اور میں نے فوری طور پر نمایاں ترین ہندوستانی مندوبین سے رابطہ قائم کیا- ہمیں اندازہ ہوا کہ کوئی ایسا پلان کامیاب نہیں ہو سکے گا- جس کی رفتار سست ہو گی یا جو تدریجاً بروئے کار لایا جائے گا- ان نمائندگان کے انڈیا سے برطانیہ کے سفر کے دوران منظر بالکل بدل گیا تھا-

کسی شخص نے' اور کسی کو معلوم نہیں کس نے' یہ تجویز پیش کی تھی کہ ہندوستان کو ایک "آل انڈیا فیڈریشن" بنا دیا جائے- اور اس بنیاد پر آئندہ آئین وضع کیا جائے- لبرل' راجے مہاراجے- ہندو' مسلمان سکھ اور اچھوت سارے ہی اس خیال کے حامی تھے کہ مرکز کی ذمہ داری کا معین تعین کئے بغیر' سائمن پلان میں جس صوبائی خود مختاری کی باتیں کی گئی ہیں وہ ناقابل عمل ہیں- میں نے پرنسپل کمیٹی میں بارہا اس بات پر زور دیا کہ بے شمار قومیتوں اور نسلوں والے ہندوستان میں ایسا کرنے میں بہت سی مشکلات حائل ہیں- مگر میرے دلائل سے ہندوستانیوں کا مطالبہ کمزور ہونے کی بجائے اور مضبوط ہوتا گیا-

میں نے محسوس کیا کہ ہندوستان کا کوئی ایک نمائندہ بھی' مرکز میں بیک وقت تبدیلی لائے بغیر سائمن پلان کو قبول کرنے پر راضی نہیں!

کانفرنس کے تین اجلاس

12- نومبر 1930ء کو شروع ہونے والی گول میز کانفرنس کے تین اجلاس ہوئے جو 1932ء کے اواخر تک جاری رہے- اس کے مندوبین اور عملہ میں وقتاً فوقتاً تبدیلی ہوتی رہی-

مثلاً جناح پہلے اجلاس میں شریک ہوئے تیسرے میں شریک نہیں ہوئے- گاندھی صرف دوسرے اجلاس میں شریک ہوئے- راجے مہاراجے پہلے دو اجلاسوں میں بنفس نفیس شریک ہوئے- مگر بعد کو ان کے وزراء آتے رہے- ایسے تغیر و تبدل سے کانفرنس کے بنیادی مقاصد سے کوئی روگردانی نہیں ہوئی- تاریخ میں پہلی بار ہم اس کے ذریعہ ہندوستانیوں کے لئے ایسا آئین وضع کرنے کی کوشش کر رہے تھے- جو بعد کو ہندوستان میں سیلف گورنمنٹ قائم کرنے میں ممد ہو سکے" کانفرنس بالکل اسی طرح شروع ہوئی- جس طرح دوسری کانفرنسیں شروع ہوتی ہیں سیکڈانلڈ اور وزیر خارجہ بین' اس کانفرنس کی کامیابی کے بارہ میں اتنے پر امید تھے- کہ انہوں نے اس کے لئے کوئی باقاعدہ ایجنڈا ہی تیار نہیں کیا تھا- ابتداء ہی میں لارڈ چانسلر سینکی نے اپنی عافیت جوئی اور باہمی افہام و تفہیم کی صلاحیتوں کا بھرپور مظاہرہ کیا-

وہ مختلف کمیٹوں میں اپنے کندھوں پر شال ڈالے ہوئے آتے- ان کے آنے سے پہلے ان کا لارڈ چانسلر کے دفتر کا چپراسی ان کے لئے ایک پاانداز لئے ہوئے داخل ہوتا- لارڈ سینکی یوں گفتگو شروع کرتے گویا یہ کانفرنس کوئی آئینی ادارہ نہیں بلکہ ساری گفتگو آتش کے گرد بیٹھ کر بے تکلفی کے ماحول میں کی جا رہی ہے-

"کانفرنس کا مزاج تو راجوں مہاراجوں نے پہلے ہی دن معین کر دیا جو آل انڈیا فیڈریشن کے جدید خیال سے متفق تھے اور یکے بعد دیگرے سب نے اسی خیال سے متفق ہونے کا اعادہ کیا ان میں بہت سی بے مثال شخصیتیں شامل تھیں- مگر مہاراجہ بیکانیر بہت نمایاں تھے- وہ اپنی رواں دواں انگریزی میں خطاب کرتے تو ان کی نفیس شخصیت اور ان کی گونجتی ہوئی آواز فیڈرل سٹرکچر کمیٹی میں نمایاں رہتی- وہ برٹش ایمپائر کی ممتاز شخصیت تھے- اور امن اور جنگ دونوں زمانوں میں ان کا ریکارڈ شاندار تھا- میں ان کی ریاست میں جا چکا تھا- جو ان کے تخت نشین ہونے سے قبل سندھ کے صحراء سے کچھ مختلف نہ تھی- میں 1927ء میں وائسرائے کے ساتھ شکار کے لئے ان کے ہاں گیا تھا- آپ نے جس خوبی سے ایک سو پچاس مہمانوں کی پذیرائی کی تھی اور صبح صبح شکار پر روانگی کے انتظامات کئے تھے- وہ ناقابل فراموش تھے-

اس شکار میں پانچ ہزار تیتر شکار کئے گئے میرے ذہن پر اس کا یہ اثر تھا کہ مہاراجہ میں انتظامی لحاظ سے نپولین جیسی صلاحیت ہے- راجوں مہاراجوں کو ان سے بہتر ترجمان کہاں سے میسر آتا؟

میں نے بیکانیر کی تقریر سن کر یوں محسوس کیا کہ آل انڈیا فیڈریشن محض خیال نہیں ایک قابل عمل تجویز ہے-

وکٹورین لبرلز کی اولاد

تین ہندو دانشوروں کے ایک گروپ نے اس تجویز میں معنویت پیدا کر دی تھی- وہ تھے سپرو (سر تیج بہادر) شاستری (سرنیواس شاستری) اور جے کار مجھے ان تینوں کی انگریزی زبان کی مہارت اور خیالات کی لطافت نے بہت متاثر کیا- یہ لوگ ہمارے وکٹورین لبرلز کی اولاد لگتے تھے مجھے بتایا گیا تھا کہ ہندوستان میں سیاسی میدان میں ان کا زیادہ اثر و رسوخ نہیں ہے- مگر مجھے یقین تھا کہ ان کا بلاواسطہ بہت رسوخ ہونا چاہئے- چونکہ ان لوگوں نے 1919ء کی اصلاحات میں نمایاں کردار ادا کیا تھا اس لئے نئی آئینی اصلاحات کے لئے بھی ان کی مدد حاصل کرنا ضروری تھا "مسلمانوں کی طرف سے دو نمایاں لیڈر شامل تھے- آغا خاں اور سر ظفر اللہ خاں- پہلی شخصیت کے بارہ میں اتنا کچھ لکھا جا چکا ہے کہ میں موجودہ زمانہ کی اس تاریخی شخصیت کے بارہ میں کوئی زیادہ اضافہ نہیں کر سکتا- وہ مذہبی رہنما- شہزادے مشرق و مغرب کے شناور' گھڑدوڑ کے میدان اور کیسینوز کے جانے پہچانے حاضرباش' افریقہ اور ایشیا کی مساجد کے امام ایک آزمودہ کار سفارت کار اور انتھک امن جو تھے-

اس لئے گول میز کانفرنس میں فوراً ہی انہیں نمایاں ترین جگہ دے دی گئی- مسلمانوں نے انہیں اپنا لیڈر مانا اور ہندوؤں نے بھی انہیں اپنا ترجمان تسلیم کر لیا"

دوسرے نمائندہ سر ظفراللہ خاں ایک بالکل مختلف نسل اور نظریہ سے تعلق رکھتے تھے- ظفراللہ پنجاب کے لائق وکیل تھے اور احمدیہ فرقہ کے رکن ہونے کی وجہ سے دوسرے بہت سے کٹر مسلمانوں کے لئے قابل قبول نہیں تھے' پھر بھی انہوں نے اپنے اجلے ذہن اور پیچیدہ مسائل پر ماہرانہ گرفت کی وجہ سے جلد ہی کانفرنس میں اپنا مقام بنا لیا- یہ دونوں ہی تھے جنہوں نے کانفرنس کی کاروائی میں مسلمانوں کی جانب سے زیادہ حصہ لیا-

جناح بھی ان کے ساتھ تشریف رکھتے تھے اس لئے خیال یہی تھا کہ وہ رہنمائی کا فریضہ انجام دیں گے- یہ ٹھیک ہے کہ آپ نے وقتاً فوقتاً بحث مباحثہ میں حصہ بھی لیا مگر ہم میں سے اکثر لوگ ان کے برق رفتار خیالات کو گرفت میں نہ لے سکے وہ اپنی افتاد طبع کی وجہ سے دوسروں کے ساتھ مل کر کام کرنے پر آمادہ ہو ہی نہیں سکتے تھے وہ اس وقت آل انڈیا فیڈریشن کے حق میں تھے؟ یہ کہنا مشکل ہے مگر اتنی بات یاد رکھنے کی ہے کہ اس وقت آپ نے انڈیا کی تقسیم یا پاکستان کی تخلیق کی کوئی تجویز پیش نہیں کی-

گاندھی جی کے بارے میں

دوسری گول میز کانفرنس سے ذرا قبل ہی میں قومی حکومت میں سیکرٹری آف سٹیٹ فار انڈیا کے مرتبہ پر فائز ہوا تھا- وائسرائے لارڈ ارون' گاندھی کے رویہ میں خاصی تبدیلی لانے میں کامیاب ہو چکے تھے- لارن اردن نے گاندھی جی سے بالمشافہ ملاقات کرنے کا فیصلہ کیا-

گاندھی جی کے بارہ میں چرچل نے "ادھ ننگا فقیر" کی پھبتی چست کرنے کے علاوہ ایک میٹنگ میں یہ بھی کہا تھا کہ "یہ بات بہت تشویش اور نفرین کا موجب ہے کہ مڈل ٹمپل کا تعلیم یافتہ باغی وکیل' مشرق کے فقراء کی روایتوں کے برعکس' ادھ ننگا وجود لے کر وائسرائے ہاؤس کی سیڑھیوں پر چڑھتا ہوا نظر آئے اور بادشاہ سلامت کے نمائندہ وائسرائے کے ساتھ برابری کی بنیاد پر گفت و شنید کرے در آنحالیکہ وہ اس وقت سول نافرمانی کی تحریک کی رہنمائی بھی کر رہا ہو- گاندھی کی گول میز کانفرنس میں شمولیت کی وجہ سے لندن کے بعض حلقوں میں بڑا جوش و خروش پایا جاتا تھا- حتیٰ کہ گاندھی کے بعض جوشیلے حامیوں نے- لندن کے قیام کے دوران گاندھی کو بکری کا دودھ مہیا کرنے کی خواہش میں جوش و جذبہ کی فراوانی میں دو بکریوں کی بجائے دو بکرے بھی خرید لئے تھے- انڈیا آفس کی طرف سے ہم نے گاندھی کے لندن کے قیام کے لئے ہر ممکن سہولت مہیا کر دی تھی- لندن کے ایسٹ اینڈ میں ان کے لئے ایک ہوٹل کے کمرے بھی تیار کروا دیئے تھے مگر گاندھی جی نے کنگز لے ہال' بو' میں ٹھہرنا پسند کیا- بو میں گاندھی جی نے ایسے گروپ کے ساتھ قیام کیا جو کسی ایک سلسلہ سے منسلک نہیں تھے- مگر صاف ستھری نیک زندگی بسر کرتے تھے- ان کی زندگی اسی ڈگر پر چلتی رہتی صرف گاندھی جی کے آنے سے گاندھی کا حصہ بھی ان میں شامل ہو گیا- گاندھی جی کا روزانہ کا پروگرام جاری رہا- لندن کی سوشل زندگی' چارلی چپلن کی گاندھی سے ملاقات' یا برنارڈ شا کی ان سے گفت و شنید یا گول میز کانفرنس کی مصروفیات کوئی شے بھی گاندھی جی کے معینہ پروگرام پر اثر انداز نہ ہو سکی-"

گاندھی نے آتے ہی مجھ سے ملاقات کی خواہش کی- میں اس ملاقات کا بے تابی سے منتظر تھا- جب میرے دفتر کا نیوی کی وردی میں ملبوس پیش کار گاندھی جی کو لے کر میرے دفتر میں داخل ہوا تو بہت سردی تھی- گاندھی جی اپنے معمول کے لباس یعنی کھدر کی دو چادروں میں ملبوس تھے اور اپنی تصویروں سے بھی چھوٹے نظر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آرہے تھے۔ ان کی چمکتی ہوئی آنکھوں نے جیسے ایک ہی نظر میں سارے کمرے کا احاطہ کر لیا۔ اگر ان کے گرد ایک بڑی شخصیت کا ہالہ نہ ہوتا تو ان کا بے دانتوں کا منہ اور ہڈیوں کے ڈھانچے جیسا چہرہ' نہایت ہی مضحکہ خیز لگتا۔

سردیوں کے اس موسم میں ان کے کپڑے نہایت ناکافی اور نامناسب تھے اس کے تدارک کے لئے میں نے کمرہ میں آگ جلوا رکھی تھی۔ آتشدان کی گرمی نے ان کے گھٹنوں اور طبیعت کی سختی کو نرم کر دیا اور یہی چیز شاید ہمارے درمیان حائل تھی ہم جلد ہی گفتگو کرنے لگے۔

کانفرنس کے نمائندوں کی دعوت

اس ملاقات کے بعد شام کو بکنگھم پیلس میں گول میز کانفرنس کے نمائندوں کے اعزاز میں دعوت تھی۔ کیا گاندھی جی اس میں شرکت کریں گے؟ اگر گاندھی نے دعوت قبول کر لی تو شہنشاہ جارج پنجم سول نافرمانی کے اس رہنما کو کیسے خوش آمدید کہیں گے؟ دونوں سوالوں کے جواب مشکوک تھا میں نے اسی شک کو دور کرنے کے لئے شہنشاہ سے دربار میں باریابی کی اجازت طلب کی۔ ہز میجسٹی کا پہلا ردعمل میری توقعات کے عین مطابق تھا "کیا کہا؟ کیا میں اس باغی فقیر کو محل میں دعوت دوں جو میرے وفادار افسروں پر حملوں کا ذمہ دار ہے؟" اگرچہ شہنشاہ کا یہ جواب ان کے غصہ کا پہلا پہلا اظہار تھا۔ مگر آخری اور حتمی رائے تو نہیں تھی۔ اپنا غصہ نکالنے کے بعد ہز میجسٹی نے دعوت کے انتظامات پر گفتگو شروع فرمائی۔ انہیں معلوم تھا کہ اس دعوت میں گاندھی بھی مدعو ہوں گے۔ آخر میں شہنشاہ پھر اسی موضوع کی طرف پلٹے اور احتجاجاً کہا میں اس منحنی سے آدمی کو ننگے گھٹنوں اور نامناسب لباس سمیت محل میں بلاؤں؟ بہرحال ہز میجسٹی کا غصہ فرو ہو گیا۔ اور گاندھی کو لباس کی کسی پابندی کے بغیر دعوت میں شرکت کی دعوت دے دی گئی اور گاندھی نے فوراً قبول کر لی۔ یہ طے پایا تھا کہ میں کسی مناسب موقع پر گاندھی کو لے جا کر ہز میجسٹی کی خدمت میں پیش کروں گا وقت آیا تو گاندھی کو روایتی لباس میں ملبوس لوگوں میں سے ڈھونڈنا مشکل نہ ہوا میں نے گاندھی کو ہز میجسٹی کی خدمت میں پیش کیا تو وہ بڑا مشکل لمحہ تھا۔ شہنشاہ گاندھی کو سول نافرمانی کا ذمہ دار گردانتے تھے مگر ملاقات شروع ہوئی تو شہنشاہ کے سادہ خلوص اور گاندھی کے خوبصورت اطوار نے گفتگو کے جاری رہنے کا موقعہ بنا دیا۔ اگرچہ ایک دو بار شہنشاہ نے گاندھی کے ننگے گھٹنوں کی طرف نفرت بھری نگاہ ضرور اٹھائی گفتگو ختم ہونے کو تھی کہ بادشاہ جو اپنی شاہانہ ذمہ داریوں کا گہرا احساس رکھتے تھے نے انگلی اٹھا کر گاندھی سے کہا دیکھو مسٹر گاندھی میں اپنی ایمپائر پر حملوں کو برداشت نہیں کر سکتا"

میری اوپر کی سانس اوپر اور نیچے کی نیچے رہ گئی۔

مگر گاندھی نے نہایت حکمت آمیز جواب سے اس مشکل وقت کو ٹال دیا۔ گاندھی نے کہا "مجھے یؤر میجسٹی کی مہمان نوازی سے مشرف ہونے کے بعد یؤر میجسٹی کے محل میں کسی سیاسی بحث میں نہیں الجھنا چاہئے" اس جواب کے بعد میزبان اور مہمان دونوں مسکراتے ہوئے ایک دوسرے سے رخصت ہوئے۔ ایک عظیم بادشاہ اور ایک عظیم مدبر"۔

گاندھی کے تین دعوے

کانفرنس میں گاندھی نے تین دعوے کئے جن کی دوسرے مندوبین نے بھرپور مخالفت کی۔ پہلا دعویٰ تو یہ تھا کہ صرف کانگریس ہی سیاسی انڈیا کی نمائندہ ہے۔ دوسرے یہ کہ اچھوت لوگ ہندو ہونے کی وجہ سے ہندوؤں کی ہیئت سے علیحدہ نہیں کئے جا سکتے اور تیسرے یہ کہ ہندوؤں اور مسلمانوں کو بہرطور مل جل کر رہنا چاہئے اور اس کے لئے جداگانہ انتخاب کی کوئی ضرورت نہیں صرف اقلیتوں کے حقوق کے لئے کچھ تحفظات درکار ہیں۔ ان کے سب سے بڑے مخالف ڈاکٹر امبید کر تھے جو نچلے طبقوں کے نمائندہ تھے ان کا مطالبہ تھا کہ "لکھو کہا اچھوتوں کو جداگانہ حلقہ ہائے انتخاب اور تحفظات کی اشد ضرورت ہے اور دونوں سارا وقت ایک دوسرے کی مخالفت ہی کرتے رہے۔" کانفرنس کے پہلے دن ہی یہ بات واضح ہو گئی تھی کہ فرقہ وارانہ نیابت کا مسئلہ ہی تمام بحثوں پہ غالب رہے گا۔ جوں جوں سیلف گورنمنٹ کا مسئلہ سامنے آتا گیا فرقہ وارانہ نیابت کا مسئلہ ہی تمام بحثوں پہ غالب رہے گا۔ جوں جوں سیلف گورنمنٹ کا مسئلہ سامنے آتا گیا فرقہ وارانہ مسائل زیادہ واضح اور شدید ہوتے گئے ایک وقت میں تو مسلمان نمائندگان مسلمانوں کی اکثریت والے صوبوں میں " اصلاحات کے قائل ہو گئے۔ مگر مرکزی حکومت میں اس بات کے روادار نہ ہوئے کیونکہ مرکز میں انہیں اقلیت میں رہنا تھا۔" گاندھی جی نے جونہی محسوس کیا کہ ان کے اقلیتوں کے مناسب تحفظ کے بغیر متحدہ "ہندوستان" کے تصور کے کامیاب ہونے کا کوئی امکان نہیں۔ تو وہ بہت ہی بے چین ہو گئے۔ کئی بار تو ایسا لگا کہ وہ کانفرنس سے واک آؤٹ کر جائیں گے۔ مگر میں نے انہیں ہمیشہ اس بات سے باز رکھا۔ میں نے ان سے بہت ہی ملاقاتیں کیں۔ جس سے مجھے ان کی سوچ کے بعض دلچسپ پہلو بھی معلوم ہوئے۔ ان کے ذہن کے بارہ میں میں نے جانا کہ وہ جذباتی اپیل کے بارہ میں بڑے حساس ہیں وہ کوئی کٹر یا سازشی آدمی نہیں تھے کسی وقت تو نہایت سخت اور بے لچک نظر آتے تھے مگر اچانک ہی ان کے موڈ میں تبدیلی آجاتی تھی۔ کئی موقعوں پر ایسا بھی ہوا کہ کسی چیز نے ان کے جذبات کو اس طرح اکسا دیا کہ انہوں نے بالکل ہی غیر متوقع قدم اٹھا لیا۔ مثلاً 1921ء میں آپ نے سول نافرمانی کا حکم دیا مگر جونہی چوڑی چوڑا میں سرکاری افسروں کے قتل کی خبر ان تک پہنچی آپ نے فوراً ہی یہ نافرمانی ترک کر دینے کا حکم دے دیا۔"

یہ حقیقت ہے کہ کانفرنس کے اختتام پر ہم اچھے دوستوں کی طرح جدا ہوئے۔ گاندھی نے ہندوستان واپسی کے پروگرام میں اٹلی جانا بھی طے کر رکھا تھا مگر وہاں وہ موسولینی سے نہیں سگنورا امانیٹسوری سے ملنے والے تھے جسے تعلیمی میدان میں اصلاحات کی "خاتون پوپ" کہا جاتا تھا۔

"ادھر بدقسمتی اس فضاء کو برباد کرنے پر تلی بیٹھی تھی۔ جسے ہم نے لندن میں بڑی مشکل سے پیدا کیا تھا۔ شمال مغربی سرحدی صوبہ میں گاندھی کے مسلمان رفیق ریڈ شرٹ لیڈر عبدالغفار خاں کی سرکردگی میں بدامنی پیدا ہو چکی تھی۔ ادھر صوبجات متحدہ میں کانگرسی منتظم جو صلح صفائی کے قائل نہیں تھے۔ سارے انتظامی ڈھانچے کے لئے خطرہ بنے ہوئے تھے۔

لارڈ ولنگڈن نے جو لارڈ اروِن کے بعد وائسرائے کی کرسی پہ تھے آرڈی نینسوں کے ذریعہ مشکوک لوگوں کو گرفتار اور قید کر لیا تھا۔ ریڈ شرٹ لیڈر پشاور جیل میں اور نہرو اور ان کے بہت سے ساتھی الہ آباد جیل میں ڈال دیئے گئے۔ گاندھی نے بمبئی پہنچتے ہی حکومت کے ان اقدامات کی وجہ سے سول نافرمانی شروع کرنے کی دھمکی دے دی۔ لارڈ ولنگڈن نے سوچا کہ وہ اس موقعہ پر گاندھی کی دھمکی کو نظرانداز نہیں کر سکتے اس لئے انہیں بھی "بمبئے آرڈی نینس" کی رو سے گرفتار کر لیا گیا۔ اس طرح ان تمام کوششوں پر پانی پھر گیا جو لارڈ اردن اور میں گاندھی کو گول میز کانفرنس میں شامل رکھنے کے لئے کر رہے تھے۔

"جب آخر کار یہ بل چار سال بعد پاس ہوا تو گاندھی نے وائسرائے کو بتایا کہ اس نے تو اس بل کا مطالعہ تک نہیں کیا ہے"

لارڈ ولنگڈن گاندھی کو ہمیشہ ہی "وہ بالشت بھر کا آدمی ہے" کہتے سمجھتے رہے۔ دونوں کی شخصیتوں میں زمین و آسمان کا فرق تھا۔ ولنگڈن ائین کیمبرج اور ویسٹ منسٹر کے پیدا کئے ہوئے تھے اعلیٰ سوٹ اور زنگاری نمبر ایک ٹائی پہننے والے برٹنشر تھے۔ ادھر کھدر ملبوس شخص تھا اور اس کا چرخہ اسی لئے تو گاندھی نے انٹرویو مانگا تو وائسرائے نے صاف انکار کر دیا۔ اور یہ شرط لگائی کہ گاندھی پہلے اپنی سول نافرمانی کی دھمکی واپس لیں! میرا خیال ہے اروِن اس موقعہ پر بھی ملاقات سے انکار نہ کرتے۔ بہرحال اس گرفتاری سے گول میز کے ساتھیوں کو اکٹھا اور انڈیا میں امن و امان قائم کرنا ممکن نہ رہا۔"

(ہفت روزہ لاہور 10۔ اگست 1996ء)

قاضی ظہور الدین اکمل الفضل یکم مارچ 1923ء

پنجابی شاعری

میں نے 1908ء میں اپنی جماعت کے پنجابی کے شاعروں کی خدمت میں ایک گزارش کی تھی۔ کہ وہ مروجہ گیتوں کی طرز پر اشعار تیار کریں۔ تاکہ عام طور پر لڑکے لڑکیوں کی زبانوں پر یہ گیت چڑھ جائیں۔ اور اس کے دو فائدے ہوں گے۔ ایک تو اخلاق خراب کر دینے والے اشعار سے ہمارے بچوں کی زبانیں محفوظ رہیں گی دوم بغیر کسی مخالفت اور شور شرابے کے ہمارے سلسلہ کی دعوت الی اللہ ہوتی رہے گی۔ بلکہ اغلب کہ اکثر دلوں کے قفل اسی طریق پر کھل جائیں میری اس عرضداشت پر جو توجہ ہوئی۔ وہ پنجابی منظوم لٹریچر سے ظاہر ہے۔ پنجاب میں دو شاعر بہت مشہور تھے ایک میاں ہدایت اللہ صاحب جن کی سی حرفی ایسی مقبول عام ہوئی۔ کہ بڑے شوق سے گائی سنی جاتی ہے۔ دوسرے مولوی دل پذیر صاحب کہ ان کی کتابیں بھی ہر گاؤں میں پائی جاتی ہیں۔ دونوں سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے میاں ہدایت اللہ صاحب سے میں نے عرض کیا کہ ایسی پرسوز سی حرفی حضرت بانی سلسلہ کے لئے بھی لکھئے انہوں نے کچھ اشعار لکھے۔ مگر پہلے پہلے مجھے بہت حیرت ہوئی۔ کہ اس میں وہ سوز و درد نہ تھا۔ جس کی مجھے توقع تھی۔ خیر اب تو یہ مسئلہ واقعات نے حل کر دیا ہے دوسرے مولوی محمد دل پذیر صاحب ہیں۔ حال ہی میں آپ نے اور آپ کے بیٹے حکیم منظور احمد صاحب نے کچھ منظوم رسالے شائع کروائے ہیں۔ مجھے ان پر ریویو مقصود نہیں۔ بلکہ پنجابی شاعری کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ کہ کیا پر تاثیر وجد انگیز زبان ہے۔ بعض اشعار ایسے اثر میں ڈوبے ہوئے وجد انگیز ولولہ خیز ہیں کہ جی چاہتا ہے۔ تمام رسالے قیمتاً خرید کر پنجاب کے گاؤں گاؤں میں پھیلا دوں۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

بھلا سوچو تو سہی کہ ایک شخص ایک شخص کو بھیجتا ہے کہ میرے باغ کی حفاظت کر۔ اس کی آب پاشی اور شاخ تراشی سے اسے عمدہ طور کا بنا۔ اور عمدہ عمدہ پھول بیل بوٹے لگا۔ کہ وہ ہرا بھرا ہو جاوے۔ شاداب اور سرسبز ہو جاوے۔ مگر بجائے اس کے وہ آتے ہی جتنے عمدہ عمدہ پھل پھول اس میں لگے ہوئے تھے ان کو کاٹ کر ضائع کر دے یا اپنے ذاتی مفاد کے لئے فروخت کر لے اور ناجائز دست اندازی سے باغ کو ویران کر دے۔ تو بتاؤ وہ مالک جب آوے گا تو اس سے کیسا سلوک کرے گا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبدالحمید چودھری

حضرت حافظ عبدالعزیز صاحب نون

آپ حلال پور تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا میں 1875ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد صاحب حافظ غلام محمد صاحب اور ان کے سب جدّ امجد حفاظ کلام الٰہی تھے بلکہ اکثر خواتین بھی کلام الٰہی کی حافظہ تھیں۔ آپ کے دادا حضرت حافظ غلام مصطفیٰ صاحب مشہور قاری اور علم حدیث کے متبحر عالم تھے۔ جب 1894ء میں... کے ظہور کی علامات کسوف خسوف ظاہر ہوئیں تو انہوں نے اعلان کر دیا کہ... ظاہر ہو چکے ہیں لیکن جلد ہی ان کی وفات ہو گئی۔ مگر حضرت حافظ عبدالعزیز صاحب نے اپنے دادا کی اس بات کو یاد رکھا ہوا تھا۔ جونہی انہیں کسی اشتہار کے ذریعے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دعویٰ کی خبر ہوئی وہ فوراً قادیان تشریف لے گئے۔ قادیان پہنچنے کے بعد جیسے ہی حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی زیارت سے مشرف ہوئے آپ نے بیعت کر لی۔ آپ کے بعد حضرت مولانا محمد اسماعیل صاحب حلال پوری نے بھی بیعت کر لی۔ چونکہ حضرت مولانا ایک مشہور عالم خاندان کے چشم و چراغ تھے اس لئے ان کی بیعت سے گاؤں میں سخت ردعمل ہوا اور انہیں ایسی تکلیفیں دی گئیں جو بعض اوقات ناقابل برداشت ہوتیں۔ حضرت حافظ عبدالعزیز صاحب کے خلاف بھی کئی منصوبے بنائے گئے۔ مگر چونکہ وہ خود بڑے زمیندار تھے اور بہت رعب والے انسان تھے کسی کو جرأت نہ ہوتی کہ برملا ان کے روبرو تعصب کا اظہار کر سکے وہ خود ایک ننگی تلوار تھے۔ احمدیت کے نور کو چھپانا معصیت سمجھتے تھے اور دعوت الی اللہ کا کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیتے تھے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی جو کتاب ان کے پاس آتی گھوڑے پر سوار ہو کر اسے سنانے نکل کھڑے ہوتے۔

حضرت امام اول کے زمانہ میں قادیان میں بہت قیام فرماتے اور اکثر آپ سے خط و کتابت کرتے رہتے تھے۔ اسی طرح حضرت امام الثانی کے ساتھ بھی عاشقانہ محبت و عقیدت رکھتے تھے۔ دعاؤں کے لئے خود بھی حاضر ہوتے اور خطوط بھی لکھتے تھے اور غیر از جماعت دوستوں کو ان کی مشکلات کا حل حضرت امام الثانی کی دعائے مستجاب میں بتاتے تھے اور ایسے دل نشین اور پُر وثوق طریق پر حضرت امام الثانی کی قبولیت دعا کا نشان بیان فرماتے تھے کہ اکثر لوگ حضرت امام الثانی کو دعا کے لئے خط لکھتے تھے اور پھر ان سے نتائج معلوم کرتے جو اکثر و بیشتر بلکہ ہمیشہ ہی ازدیادِ ایمان کا باعث بنتے۔

10 مئی 1953ء کو صبح سوا چار بجے کے قریب آپ اپنے گاؤں حلال پور کی طرف آ رہے تھے کہ آپ کا گھوڑا پھلروان (نزد بھلوال) ریلوے سٹیشن سے دو میل دور ریل گاڑی سے بدکا اور بے قابو ہو کر انجن کی لپیٹ میں آ کر کچلا گیا۔ اور آپ ریلوے لائن سے باہر گر پڑے۔ ایک زخم دائیں پنڈلی اور دوسرا زخم بائیں کان کے پیچھے آیا۔ گاڑی کھڑی ہو گئی۔ ریلوے گارڈ نے آپ کو بے ہوشی کی حالت میں گاڑی میں رکھ لیا۔ گاڑی ابھی تین میل ہی گئی تھی کہ آپ کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔ آپ کی نعش ملکوال ریلوے سٹیشن پر پہنچی۔ آپ کی جیب سے کچھ نقدی اور دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ کی ایک چٹھی برآمد ہوئی جس سے ریلوے پولیس نے احمدی قرار دے کر نعش تجہیز و تکفین وغیرہ کے لئے جماعت احمدیہ بھیرہ کے سپرد کر دی۔ جماعت احمدیہ نے کفن کا انتظام کیا جنازہ پڑھا اور دفن کرنے کے لئے قبرستان کی طرف لے جانے ہی والے تھے کہ راجہ بشیرالدین صاحب سکول ماسٹر مڈھ رانجھا نے جو حسن اتفاق سے وہاں گئے ہوئے تھے نعش کی شناخت کر لی اور جماعت کے دوستوں کو حلال پور نعش پہنچانے کے لئے کہا چنانچہ دوستوں نے لاری کا انتظام کیا اور پندرہ سولہ آدمی نعش کو لاری میں رکھ کر 11 مئی اڑھائی بجے رات حلال پور آئے۔ جماعت احمدیہ بھیرہ نے کمال ہمدردی اور ایثار کا نمونہ دکھایا۔ 19 جون کو حضرت امام الثانی نے آپ کا جنازہ غائب پڑھایا۔

آپ فرمایا کرتے تھے کہ "بیعت سے پہلے عبادات کا تارک تھا۔ لیکن بیعت کے خط میں ہی حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ سے اوامر کی پابندی کے لئے دعا کی درخواست کی چنانچہ فرمایا کرتے تھے کہ یہ خدا کا فضل ہے کہ اس کے بعد سفر اور حضر میں بیماری اور صحت کی حالت میں ایک عبادت بھی فوت نہیں ہوئی"

آپ بڑے شجاع تھے اور دین میں آپ بہت غیرت دکھاتے تھے شدید سے شدید مخالفت کی بھی پرواہ نہ کرتے تھے گو دین کے معاملہ میں آپ بہت غیرت دکھاتے تھے مگر دنیا کے معاملات میں آپ بہت نرم دل حلیم طبع واقع ہوئے تھے۔ ان کا برتاؤ غرباء کے ساتھ مشفقانہ تھا ان کی عزت نفس کا بہت خیال رکھتے تھے اور وہ بھی ان پر جان نچھاور کرتے تھے۔ آپ صائب الرائے تھے اور حاضر جواب بھی۔ مشکل سے مشکل موقعہ پر بھی کوئی مناسب تدبیر اللہ تعالیٰ آپ کو سمجھا دیا کرتا تھا۔

آپ مکرم میاں عبدالسمیع صاحب نون ایڈووکیٹ سرگودھا جن کے ساتھ میرا رشتہ اخوت اس وقت استوار ہوا جب میں نون پاکستان لمیٹڈ بھلوال ضلع سرگودھا میں 77-1970 کے دوران بطور مینجر کام کر رہا تھا کے والد ماجد تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے اور ان کی نیک دعائیں جو انہوں نے اپنی اولاد کے حق میں کیں کو شرف قبولیت بخشتا رہے۔

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز - ربوہ

مسل نمبر 30717

I Mrs gi Latifah wife of Ahmad Basyar

پیشہ خانہ داری عمر 53 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 95-10-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) دھان کا کھیت برقبہ 1120 مربع میٹر واقع انڈونیشیا مالیتی 4000000 روپے (2) زیورات طلائی 65 گرامز مالیتی 1625000 روپے (3) حق مہر پانچ لاکھ روپے کل جائیداد 6125000 روپے اس وقت مجھے مبلغ ایک لاکھ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ Mrs Gi Latifah انڈونیشیا گواہ شد Ahmad Basyar s/o Tjutju نمبر1 انڈونیشیا گواہ شد Mrs Gi Latifah نمبر2 Ahmad Basyar s/o Mrcucuwiraatmaja انڈونیشیا۔

مسل نمبر 30718

I Drs Wardani s/o Usin

پیشہ ملازمت عمر 29 سال بیعت 88-10-2 ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 94-10-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ سلائی مشین مالیتی 75 ہزار روپے اور سائیکل مالیتی 45 ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ 190000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد Drs Wardani جابر انڈونیشیا گواہ شد نمبر1 Dikdik Htaufik انڈونیشیا گواہ شد نمبر2 H. Muhammad Affandi انڈونیشیا۔

مسل نمبر 30719

I Mrs Sri IKayati w/o Sukarta

پیشہ ٹیچر عمر 32 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 94-1-10 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) موٹر سائیکل مالیتی نو لاکھ روپے (2) طلائی زیورات وزنی دس گرامز مالیتی اڑھائی لاکھ روپے (3) حق مہر دو لاکھ اسی ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ دو لاکھ روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ Mrs Sri Ikayati جابر انڈونیشیا گواہ شد نمبر1 Khusna Abdul Rakhim جابر انڈونیشیا گواہ شد نمبر2 Setiawan اجابر انڈونیشیا۔

مسل نمبر 30720

I Mrs Wari w/oKasah Subagyo

پیشہ خانہ داری عمر 54 سال بیعت 1954ء ساکن جابر انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 94-10-8 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) زرعی زمین برقبہ 100 مربع میٹر واقع انڈونیشیا مالیتی 1600000 روپے (2) طلائی زیورات 65 گرامز مالیتی تیرہ لاکھ روپے (3) حق مہر اٹھارہ لاکھ روپے کل جائیداد مالیتی سینتالیس لاکھ روپے اس وقت مجھے مبلغ پچاس ہزار روپے ماہوار آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی- میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے- الامتہ Mrs Wari جابر انڈونیشیا گواہ شد نمبر1 Kasah Subagyo جابر انڈونیشیا گواہ شد نمبر2 Ahmad Syoekrono جابر انڈونیشیا-

مسل نمبر30735 میں نعیم احمد طاہر ولد باؤ منور احمد صاحب زرگر قوم راجپوت پیشہ زرگری عمر26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن قلعہ کالروالا ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 96-5-10 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے- اس وقت مجھے مبلغ-/1000 روپے ماہوار بصورت دکانداری مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی- میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے- العبد نعیم احمد طاہر زرگر مین بازار قلعہ کالروالا ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر1 راناوسیم احمد وصیت نمبر25054 گواہ شد نمبر2 اشتیاق الرحمٰن ورک مربی سلسلہ وصیت نمبر 27377-

مسل نمبر30736 میں شاہ محمد ولد فقیر محمد قوم راجپوت پیشہ کاشتکاری عمر60 سال بیعت 1947ء ساکن ڈگری گھمناں ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 96-5-21 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے- زمین برقبہ 12 کنال واقع ڈگری گھمناں ضلع سیالکوٹ مالیتی-/150000 روپے- اور مکان برقبہ 3 مرلہ واقع ڈگری گھمناں ضلع سیالکوٹ مالیتی-/20000 روپے- اس وقت مجھے مبلغ-/3500 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی- میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے- العبد شاہ محمد ساکن ڈگری گھمناں P.O خاص ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر1 مبشر احمد ساکن ڈگری گھمناں ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر2 چوہدری مقصود احمد سیکرٹری اصلاح و ارشاد ڈگری گھمناں ضلع سیالکوٹ-

مسل نمبر30737 میں پروفیسر محمد نواز احمد ولد نذیر احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر40 سال بیعت 1973ء ساکن محلہ افغان آباد فیصل آباد شہر بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 95-9-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے- سوزوکی کار ماڈل 1990 مالیتی پینسٹھ ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ دس ہزار روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا- اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی- میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے- العبد پروفیسر محمد نواز احمد مکان نمبر768 گلی نمبر12 محلہ افغان آباد فیصل آباد گواہ شد نمبر1 حافظ محمد اکرم حفیظ وصیت نمبر27002 گواہ شد نمبر2 کرامت علی بجہ وصیت نمبر27003-

---

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں-

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹر نیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

پیر26-اگست1996ء

12-00 رات- حضرت صاحب کے ساتھ اردو کلاس(نیا)
1-00 لندن سے ایک خط-
1-30 خطاب حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-
3-30 نارویجین زبان سیکھئے-
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر-
5-00 اختتامی خطاب حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع(دوبارہ)
6-00 اراؤنڈ دی گلوب
7-00 اردو کلاس- حضرت صاحب کے ساتھ (دوبارہ)
8-00 نارویجین زبان سیکھئے-
9-00 ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر-
11-00 سرائیکی پروگرام-
12-00 لندن سے ایک خط از امیر صاحب
1-00 لقاء مع العرب-(دوبارہ)
2-00 اردو پروگرام- تقریر از حافظ مظفر احمد صاحب
3-00 اردو کلاس-حضرت صاحب کے ساتھ
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر(دوبارہ)
5-00 انڈونیشین پروگرام
6-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع(نیا)
7-00 احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس
8-00 لقاء مع العرب
9-00 ترکی پروگرام
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر- ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع(نیا)
11-00 جرمن پروگرام-

ہفتہ 31- اگست 1996ء

12-00 رات-اردو کلاس حضرت صاحب کے ساتھ
1-00 طبی معاملات- از ڈاکٹر مجیب الحق صاحب
1-30 ملاقات- حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع اردو بولنے والے احباب کے ساتھ
2-30 فرنچ سیکھئے-
3-00 خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع(دوبارہ)
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر- حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ ملاقات (دوبارہ)
5-00 لقاء مع العرب-
6-00 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی- تقریر- ازدواجی زندگی کے متعلق دین حق کی تعلیم-ازاے شکور اسلم
7-00 اردو کلاس حضرت صاحب کے ساتھ
8-00 فرنچ سیکھئے-(دوبارہ)
8-30 متفرق پروگرام
9-00 ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع اردو بولنے والے احباب کے ساتھ(دوبارہ)
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر- حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ ملاقات (دوبارہ)
11-00 خطبہ- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-
12-00 طبی معاملات-از ڈاکٹر مجیب الحق-
12-30 متفرق پروگرام
1-00 لقاء مع العرب-
2-00 بنگلہ پروگرام-اردو پروگرام
3-00 اردو کلاس- حضرت صاحب کے ساتھ-
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 محفل سوال و جواب- حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ 91-11-24 لندن بیت یو-کے-
6-00 بچوں کی ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ
7-00 ہمارے دوستوں سے ملئے-
8-00 لقاء مع العرب(دوبارہ)
9-00 عربی پروگرام-
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر-نیا
11-00 جرمن پروگرام-

اتوار- یکم ستمبر 1996ء

12-00 رات-اردو کلاس حضرت صاحب کے ساتھ
1-00 تعلیم دین حق-روحانی خزائن-
1-30 احمدیت کی تاریخ سے ایک ورق از بی-اے-رفیق صاحب
2-00 حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ بچوں کی ملاقات
3-00 چینی زبان سیکھئے-
3-30 حکایات شیریں(نیا)
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر-(دوبارہ)
5-00 لقاء مع العرب-
6-00 ہمارے دوستوں سے ملئے-
7-00 اردو کلاس حضرت صاحب کے ساتھ
8-00 چینی زبان سیکھئے-
8-30 حکایات شیریں-
9-00 حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ بچوں کی ملاقات-
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر-(دوبارہ)
11-00 سندھی پروگرام-
12-00 تعلیم دین حق-روحانی خزائن
12-30 احمدیت کی تاریخ سے ایک ورق- از بی-اے-رفیق صاحب
1-00 لقاء مع العرب(دوبارہ)
2-00 بنگلہ پروگرام-اردو پروگرام-
3-00 اردو پروگرام حضرت صاحب کے ساتھ-
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 محفل سوال و جواب از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 93-12-4
6-00 حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ انگریزی بولنے والے احباب کی ملاقات-
7-00 اراؤنڈ دی گلوب
8-00 لقاء مع العرب-
9-00 البانین پروگرام-
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر - حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ ملاقات
11-00 جرمن پروگرام-

نمائندہ روزنامہ الفضل ربوہ کا دورہ

○ مکرم محمد احمد مظفر علوی صاحب آف اوکاڑہ نمائندہ روزنامہ الفضل برائے اشتہارات اپنے دورہ کے دوران گوجرانوالہ' حافظ آباد' گجرات' منڈی بہاؤالدین اور جہلم کا دورہ کر رہے ہیں- عہدیداران جماعت اور احباب جماعت سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے-
(مینیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 25- اگست-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 24 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 32 درجے سنٹی گریڈ

○ لاہور میں 40 گھنٹے تک مسلسل جاری رہنے والی طوفانی بارش سے 40- افراد ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے- سب سے زیادہ تباہی سبزہ زار کے علاقے اور ملحقہ آبادی فاروقیہ میں ہوئی- مقامی افراد کا کہنا ہے کہ 20- افراد لاپتہ ہیں- مکان گرنے' کرنٹ لگنے اور پانی میں ڈوب کر مرنے سے زیادہ نقصان ہوا- گرین ٹاؤن میں ماں دو معصوم بچوں سمیت ملبے تلے دب کر ہلاک ہو گئی کمبوہ کالونی میں بھی ملبے نے 3- افراد کی جان لے لی- باغبانپورہ میں 3 بہن بھائی دیوار کی زد میں آگئے-

○ لاہور کے علاوہ مزید کئی علاقوں میں سیلاب اور بارش سے سینکڑوں بستیاں بہہ گئیں- گجرات کے قریب دریائے چناب کا پرانا اور نیا پل دونوں ناکارہ ہو گئے- ہر قسم کی ٹریفک کے لئے بند کر دیئے گئے- جی ٹی روڈ پر سینکڑوں گاڑیاں رک گئیں- مسافروں کو دور ہی سے اتار دیا گیا- لوگوں کی بڑی تعداد پیدل ہی پل کو عبور کرتی رہی- ہری پور بند ٹوٹ گیا وزیر آباد میں پانچ فٹ پانی آگیا- گجرات سیالکوٹ اور ڈسکہ کا سڑک سے رابطہ منقطع ہو گیا- لاہور اور گجرات کے درمیان ٹرانسپورٹ بند ہو گئی-

○ لاہور کو آفت زدہ علاقہ قرار دے دیا گیا ہے- بلدیہ کے ملازمین کو فوری طور پر دفاتر پہنچنے کا حکم دیا گیا ہے- وزیر اعلیٰ ککئی نے تمام مصروفیات منسوخ کر دیں- پانی نکالنے کے لئے شہر کے مختلف حصوں میں 40 پمپ لگا دیئے گئے بلدیہ کی ڈسپنسریاں دن رات کھلی ہیں-

○ لاہور میں بارش کے باعث ہزاروں فون خراب ہو گئے- محکمہ ٹیلی فون کے عملے نے بھاگ دوڑ کر کے نصف کے قریب فون بحال کر دیئے-

○ وزیر اعلیٰ پنجاب نے گندے سیلابی پانی سے گذرتے ہوئے لاہور شہر کا دورہ کیا وزیر اعلیٰ افسروں کو ڈانٹتے رہے- وزیر اعلیٰ سردار محمد عارف ککئی نے جیل روڈ' مزنگ' چوک یتیم خانہ' چوبرجی' سبزہ زار' مدینہ کالونی کا دورہ کیا اس کے بعد وہ شمالی لاہور چلے گئے' وزیر اعلیٰ نے جگہ جگہ گاڑی روک کر لوگوں کا حال پوچھا- عوام نے سرکاری اداروں کی بے حسی پر زبردست احتجاج کیا اور کہا کہ ہمیں آپ سے شکایت نہیں لیکن یہ جو آپ کے ساتھ بیٹھے ہیں انھیں ذرا شرم نہیں آتی- شمالی لاہور کی شدید خراب صورت حال میں وزیر اعلیٰ کے قافلے کی کئی گاڑیاں پھنس گئیں-

○ لاہور اور وزیر آباد کے درمیان بھاری ٹریفک بند کر دی گئی شدید پانی کے باعث فوج بھی پسرور نہیں پہنچ سکی- ضلع سیالکوٹ میں سب سے زیادہ نقصان ہوا- 5 لاکھ سے زائد افراد متاثر ہوئے- ہیلی کاپٹروں سے لوگوں کے لئے خوراک گرائی جا رہی ہے- ڈسکہ گھوئینکی روڈ کے علاوہ ضلع کی تمام سڑکیں بند ہیں- بی آر بی نہر کی پٹڑی پر بھی چار چار فٹ پانی کھڑا ہے- گوجرانوالہ ڈویژن کے سینکڑوں دیہات تباہ ہو گئے- جھنگ میں بھی فوج طلب کر لی گئی ہے- شیخوپورہ کو بھی آفت زدہ علاقہ قرار دے دیا گیا-

○ لاہور میں آرائے بازار کے علاقہ میں نشاط کالونی میں چھت گرنے سے ماں اور چار بچے دب کر مر گئے- عمارت کا بالائی حصہ پہلے گرا- نچلے حصے میں مالک مکان رہتا تھا- چھت پہلے ہی کمزور تھی بارشوں سے مزید خراب ہو گئی- اور گر گئی-

○ لاہور میں واسا اور ضلعی انتظامیہ کی نااہلی کے خلاف تاجروں نے احتجاج کیا- مال روڈ پر ہڑتال ہوئی اور مظاہرے کئے گئے- تاجروں کے بار بار رابطے کے باوجود واسا اور ضلعی انتظامیہ کے اہلکار نہ پہنچے-

○ بارش نے لاہور کی مارکیٹوں میں تباہی مچا دی- تاجر سڑکوں پر نکل آئے- ہال روڈ' بیڈن روڈ' مال روڈ' فردوس مارکیٹ' ٹمبر مارکیٹ' میکلوڈ روڈ' بلور پیلس' اور فیروز پور روڈ کی مارکیٹوں کے تہہ خانوں میں پانی بھرنے سے کروڑوں روپے کا سامان تباہ ہو گیا- تاجروں نے ریگل چوک میں مظاہرے کر کے اڑھائی گھنٹے تک ٹریفک جام رکھی-

○ شدید بارشوں کے باعث پنجاب یونیورسٹی نے تمام امتحانات 29- اگست تک ملتوی کر دیئے ہیں-

○ قاضی حسین احمد نے سینٹ کی اپنی سیٹ سے اپنا استعفیٰ چیئرمین سینٹ کو روانہ کر دیا ہے-

○ گوجرانوالہ بورڈ کے میٹرک کے ضمنی امتحانات ملتوی کر دیئے گئے-

○ میر مرتضیٰ بھٹو نے کہا ہے کہ حکومت نے 1971ء سے بھی زیادہ سنگین حالات پیدا کر دیئے ہیں- پاکستان کو معاشی طور پر تباہ کر دیا گیا ہے- ملک دیوالیہ ہونے والا ہے- روزمرہ اخراجات کے لئے قرضے لئے جا رہے ہیں- کشمیر کو سلامتی کونسل کے ایجنڈے سے نکال دیا گیا- انہوں نے اپوزیشن کی پاکستان بچاؤ تحریک کو نام نہاد تحریک قرار دیا-

○ وزیر اعلیٰ پنجاب نے کہا ہے کہ بارش سے تباہی کی حکومت ذمہ دار نہیں- انہوں نے بتایا کہ 1955ء کے بعد سے ریکارڈ بارش ہوئی ہے- انہوں نے کہا کہ ایک ہفتہ کے بعد پھر شہر کا دورہ کر کے مساجد میں عوام کے مسائل سنوں گا-

○ سابق وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو کے مقدمہ قتل کی دوبارہ سماعت کے لئے ہائی کورٹ میں درخواست دائر کر دی گئی ہے اس کے لئے سابق چیف جسٹس مسٹر جسٹس سید نسیم حسن شاہ- کے انٹرویو کو بنیاد بنایا گیا ہے- اس میں انہوں نے کہا تھا کہ اس مقدمے میں کئی عوامل اثر انداز ہوئے تھے-

○ سپاہ محمد نے ایک امن فارمولا جاری کیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ سپاہ صحابہ کے مولانا فاروقی اور مولانا اعظم طارق کو سزائے موت دی جائے- ککئی کو وزارت اعلیٰ سے ہٹایا جائے- حشمت جنجوعہ اور حاکم علی کی صوبائی اسمبلی کی رکنیت ختم کی جائے-

○ تحریک انصاف کے سربراہ عمران خان نے کہا ہے کہ نواز شریف نے سرے کے محل کی دستاویزات تحریک انصاف کے ذریعے حاصل کیں انہوں نے کہا کہ ملک میں مثبت تبدیلی کے لئے کسی سے اتحاد نہیں کریں گے- ملکی سطح پر الیکشن کمیشن نہایت ہی کمزور ادارہ ہے-

○ سردار ابراہیم کو آزاد کشمیر کا بلامقابلہ صدر منتخب کر لیا گیا ہے

ایک کار سوزوکی 1990 ماڈل سفید رنگ برائے فروخت ہے-
رابطہ فون: 04524-212515 ربوہ

بچوں کی جملہ امراض کے شافی علاج کیلئے
النصرت چلڈرن کلینک
ریلوے روڈ ربوہ

مکان کرایہ پر خالی ہیں
دارالصدر میں دو مکانات کرایہ پر خالی ہیں بجلی پانی اور گیس موجود- ضرورت مند حضرات خاکسار سے رابطہ کریں-
عطاء ربی 1/13 دارالصدر جنوبی ربوہ
فون: 412

خان بلڈنگ میٹریل ساہیوال روڈ ربوہ
تھوک اور پرچون - عمارتی اینٹ اور ٹائل کیلئے
رابطہ کریں: خان سینٹری ورکس اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 212831

ڈنر سیٹ - ٹی سیٹ - واٹر سیٹ خوبصورت ڈیزائن موجود ہیں
نور کراکری اینڈ ڈیکوریشن ہاؤس
اقصیٰ چوک ربوہ

ہومیوپیتھک ڈاکٹر
عزیز احمد خان
D.H.M.S. R.H.M.P.
بہتر تشخیص سستا علاج
عزیز ہومیوپیتھک کلینک اینڈ سٹور گولبازار ربوہ
فون: 212399 گھر: 211399

امراض جلد گردہ جگر مثانہ گیس کمزوری اعصاب کا خاتمہ
طاہر دواخانہ رحمان کالونی ربوہ
امراض زنانہ مردانہ خوف دہشت گھبراہٹ کی بہترین علاج

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں
زیورات کی دنیا میں منفرد نام
نسیم جیولرز اقصیٰ روڈ ربوہ
دوکان: 212837 گھر: 212175
پروپرائیٹرز میاں نسیم احمد طاہر میاں فرید یوسف

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا
۲۰ گرام ۳۰ روپے - ۶۰ گرام ۹۰ روپے - ۱۰۰ گرام ۱۵۰ روپے
اکسیر اولاد نرینہ (کورس)
۲۵۰ روپے
سٹاکسٹ حضرات کیلئے معقول کمیشن
فہرست ادویہ و جنتری ۱۹۹۶ء مفید طبی معلومات کے ساتھ مفت طلب کریں۔ بیرونی مریض، پاکستان و بیرون پاکستان پرچہ تشخیص و تجویز خط لکھ کر منگوا سکتے ہیں۔
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
PHONE: (04524) 211434-212434 FAX: 534

اکسیر موٹاپا 30/- | ہمدرد نسواں حبوب اٹھرا 20/- | دوائی فضل الٰہی برائے اولاد نرینہ 150/- | زدجام عشق 800/- | اکسیر لیکوریا کیپسول 30/- | کلین اپ چہرے کے غیر ضروری بالوں کیلئے 20/- | سفوف اکسیر شوگر 30/-
حبیب دواخانہ خدمت خلق گولبازار ربوہ
فون: 659